بسم الله الرحمن الرحيم

ہم کو پہنچادے مولیٰ کے در پہ

کاش ایسے چلے یہ ہَوائیں ہم کو پہنچادے مولیٰ کے در پہ
ایسے پَر اور پرواز پائیں ہم کو پہنچادے مولیٰ کے در پہ

کاش ایسے چلے یہ ہَوائیں ہم کو پہنچادے مولیٰ کے در پہ

کوئي بندش نہ ہو سَرحدوں کي ختم ہوں فاصلے سب سمٹ کر
راستے خود بہ خود چل پڑیں اور جا ملے منزلوں سے لپٹ کر

ساتھ مل کر یہ ساري دِشائیں ہم کو پہنچادے مولیٰ کے در پہ

جن گناھوں کے باعث نہیں ھے ہم کو مولیٰ کے در تك رَسائي
اے خدا وہ گناہ معاف کردے جلد حاصل ہو پھر آشنائي

بخش دے تُو ہماري خطائیں ہم کو پہنچادے مولیٰ کے در پہ

مُدتوں سے ھیں پیاسي یہ آنکھیں اپنے مولیٰ کا دیدار کر لیں
ھاتھ چومیں قدم بوس ہو کر۔ اپنا دامن عطاؤں سے بھر لیں

اور مولیٰ کی لے لیں دُعائیں ہم کو پہنچادے مولیٰ کے در پہ

جائیں مثلِ زیاد اُن کے در پہ دشت و صحراٗ میں اب چلتے چلتے
زندگي کا بھروسه نہیں ھے سانس تھم جائے کب چلتے چلتے

شوقِ دیدار میں مر نہ جائیں ہم کو پہنچا دے مولیٰ کے در پہ

ٹھنیاں جیسے سوکھے شجر کي منتظر ہوں کے برسات برسیں
ویسي هي کیفیت ھے هماري دُور مولیٰ سے هم رہ کے ترسیں

هم پہ برسیں کرم کي گھٹائیں ہم کو پہنچا دے مولیٰ کے در پہ

زائروں میں مدینے کے یارب هم فقیروں حقیروں کو چُن لے
هو ضریح فاطمه کي قبر پر یہ دعاٗ سیفِ دیں شه کي سُن لے

جلد سجدے وهاں هم بجائیں ہم کو پہنچا دے مولیٰ کے در پہ

مشکلیں سهل مشکل کشاٗ هو اور سفر جلد سوئے نجف هو
هم کو شبیر در پہ بُلالو قصد کرب و بلاٗ کي طرف هو

سُن لے عباس یہ التجائیں ہم کو پہنچا دے مولیٰ کے در پہ

یاد آتي ھے برهانِ دیں کي جب بھي دیکھیں یہ سیف الهدیٰ کو
اُن کے احسان بھولیں گے کیسے وہ کرم وہ نظر وہ عطاٗ کو

دل سے دیتے رهیں گے صدائیں ہم کو پہنچا دے مولیٰ کے در پہ

مولیٰ جیسے هی مولیٰ ملے هیں اِن کو ربِّ جهاں شاد رکھے
سیفِ دیں شه کو تا روزِ محشر تندرست اور آباد رکھے

دُور اِن سے هو ساري بَلائیں هم کو پهنچادے مولیٰ کے در په

گر بدلتا هو بدلے زمانه هاته سے اِن کا دامن نه چُھوٹے
اے حسامي کبهي سیفِ دیں سے یه محبت کا رشته نه ٹوٹے

اِن په قربان ساري وفائیں هم کو پهنچادے مولیٰ کے در په